اصول حدیث، اصول مناظرہ و دیگر بیسیوں اہم اصولوں و فوائد پر مشتمل کتاب
جس کے مطالعہ سے مناظرانہ قوت استدلال پیدا ہو سکتی ہے

شائقین فن مناظرہ کیلئے بیش بہا تحفہ

87۔جنوبی لاہور روڈ سرگودھا فون 048-3881487

نام کتاب: انوارات صفدر

مؤلف: مولانا محمد محمود عالم صفدر اوکاڑوی

کمپوزنگ: محمد مسلم فاروقی' محمد عمران صفدر

ڈیزائننگ: ملک اعجاز حسین

ناشر: مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

(۱) مکتبہ قاسمیہ اردو بازار لاہور

(۲) مکتبہ امدادیہ ملتان

(۳) مکتبہ حقانیہ ملتان

(۴) مکتبہ مجیدیہ ملتان

(۵) ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان

(۶) قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی

(۷) مکتبہ عمر فاروق نزد جامعہ فاروقیہ کراچی

(۸) اکبر اسلامک کیسٹ سنٹر رحیم یار خان

(۹) مکتبہ فاروقیہ محلہ جنگی پشاور

(۱۰) دار الکتب صدر بازار محلہ جنگی پشاور

53: ابن مہدیؒ فرماتے ہیں علم حدیث کی معرفت الہامی چیز ہے اگر علل حدیث کے عالم کو تو یہ بات کہے کہ تو نے یہ بات کہاں سے کہی تو اس کے پاس دلیل نہ ہوگی اور کتنے اشخاص ایسے ہیں دلیل کو بیان نہیں کر سکتے۔ اور میں کہتا ہوں کہ ایک مجتہد کا ظن دوسرے پر حجت نہیں ہوتا

-

54: میں کہتا ہوں اس نے اس بات پر دلالت کی کہ راویوں کی تضعیف وتوثیق امر اجتہادی ہے امام ترمذیؒ "کتاب العلل" میں فرماتے ہیں "ائمہ اہل علم کا راویوں کی تضعیف میں اختلاف ہوا ہے جیسا کہ باقی علوم میں اختلاف ہوتا رہتا ہے۔ (ق ۵۰)

55: امام ذہبیؒ "تذکرۃ الحفاظ" کے دیباچہ میں لکھتے ہیں "یہ حاملین علم نبوی کے عادل لوگوں کا تذکرہ ہے اور ان لوگوں کا تذکرہ ہے جن کی رائے کی طرف توثیق وتضعیف تصحیح وتضعیف میں رجوع کیا جاتا ہے۔ (ق ۵۳)

56: اور اسمیں تصریح ہے کہ رجال کی توثیق وتضعیف اور احادیث کی تصحیح وتضعیف امر اجتہادی ہے جو اختلاف کی گنجائش رکھتا ہے۔ کسی راوی کے بارے میں ایک کی جرح سے یہ لازم نہیں ہوتا کہ وہ تمام کے نزدیک مجروح ہو۔ (ق ۵۴)

57: امام نوویؒ اپنے مسلم کے مقدمہ میں فرماتے ہیں عیب لگانے والوں نے مسلم پر ضعفا کی ایک جماعت سے اپنی صحیح میں روایت لانے پر عیب لگایا ہے حالانکہ یہ عیب نہیں ہے۔

اسکا جواب کئی وجوہ سے ہے جن کو ابن صلاحؒ نے ذکر کیا ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے راوی ان کے غیر کے نزدیک ضعیف ہو اور ان کے نزدیک ثقہ ہو۔ اور یہ بھی نہیں کہا جاسکتا کہ جرح تعدیل پر مقدم ہے اس لئے کہ یہ اس وقت ہوتا ہے جب جرح مفسر ثابت ہو اور اگر ایسے نہ ہو تو جرح مقبول نہ ہوگی۔ (ق ۵۴)

58: میں کہتا ہوں ائمہ کی تصریحات اس پر کہ جرح وتعدیل امر اجتہادی ہے بے شمار ہے

زائد ہے اور جو ہم نے حوالہ جات ذکر کئے ہیں وہ کافی ہیں۔ پس ایک کے نزدیک حدیث کے صحیح ہونے سے یہ لازم نہیں ہوتا کہ وہ دوسروں کے ہاں بھی صحیح ہے۔ اور ایک کے نزدیک ضعیف ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ دوسرے کے نزدیک بھی ضعیف ہو۔ پس سمجھ لے اور غافلین میں سے نہ بن۔ (ق ۵۵)

تصحیح و تضعیف کے متعلق اہم اصول و قواعد کا بیان:

علامہ سیوطیؒ "تدریب الراوی" میں فرماتے ہیں اور جب کہا جائے یہ حدیث صحیح ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اوصاف مذکورہ کے پائے جانے کے ساتھ اس کی سند متصل ہے پس ہم نے ظاہر اسناد پر عمل کرتے ہوئے اس کو قبول کر لیں گے۔ یہ مطلب نہیں کہ وہ واقعتاً یقینی طور پر صحیح ہے اس لئے کہ ثقہ راوی سے بھی کبھی خطاء و نسیان ہو سکتا ہے۔ اس میں اختلاف ہے اس سے جس نے کہا کہ خبر واحد قطعیت کا فائدہ دیتی ہے اور جب کہا جائے کہ یہ حدیث ضعیف ہے تو اس کا مطلب نہیں کہ واقع نفس الامر میں بھی یہ جھوٹ ہے اس لئے کہ کبھی کثیر الخطا راوی بھی درست روایت بیان کر دیتا ہے اور جھوٹا بھی سچ بول دیتا ہے۔ (ق ۵۶)

60: میں یہ کہتا ہوں پس جب ضعیف حدیث کی صحت پر کوئی قرینہ قائم ہو جائے تو اس سے دلیل پکڑنا جائز ہے جیسا کہ اگر صحیح حدیث کے خلاف کوئی قرینہ پایا جائے تو اس کا ترک جائز ہے۔ جیسا کہ آنے والے قطعہ میں آئے گا۔ (ق ۵۶)

61: محقق ابن ہمامؒ فتح القدیر میں فرماتے ہیں امام مسلمؒ نے اپنی کتاب میں بہت سے ایسے راویوں سے روایت لی ہے جو جرح سے سالم سے نہیں ہیں۔ اسی طرح بخاری میں ایک جماعت متکلم فیہ راویوں کی ہے۔ پس راویوں کے بارے میں معاملہ علماء کے ان کے بارے میں اجتہاد پر گھومتا ہے حتی کہ ایک ایک شرط کا اعتبار کرتا ہے دوسرا اس کو لغو قرار دیتا ہے وہ اس سے روایت کرتا ہے جس میں وہ شرط نہیں پائی جاتی اور وہ اس کے معارض ہونے کے لئے کافی سمجھتا ہے جو اس شرط پر مشتمل ہے۔ اسی طرح اس کے بارے میں کہ وہ راوی کو ضعیف قرار دیتا ہے دوسرا